دیباچہ
از نگاہ راحیل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دیباچہ

از

نگاہ راحیل

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 8

باب ششم

اعتماد کے ٹوٹنے کے بعد

محبت کی تباہی کے بعد

اپنی ذات کو کھو دینے کے بعد

انسان کو احساس ہوتا ہے کہ

وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھا ہے۔

www.novelsclubb.com

لیکن

اس دور کے بعد

www.novelsclubb.com

ایک نیا دور آتا ہے

جو شاید اس سے بھی کئی زیادہ

کٹھن ہو

مگر

اس دور کا اختتام کٹھن نہیں ہوتا

کیونکہ

اس دور کے آخر میں

انسان اپنی ذات کو

مزید کھونے کی بجائے

ڈھونڈ لیتا ہے۔

(نظم بقلم نگاہ راحیل۔)

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سورج کا طلوع ہونا ایک نئے دن کا اعلان کر رہا تھا۔

سورج کی سنہری روشنی جب اس کی آنکھوں پر گری تو اس نے اپنی نیلی آنکھیں کھولیں۔

(سورج کی ان کرنوں نے سلطان سے اس کی سلطانہ کا وعدہ کیا۔)

وہ ابھی تک بینچ پر ویسے ہی بیٹھا تھا لیکن اس کے چہرے پر تھکن کے کوئی تاثرات نہیں تھے۔

(آخر وہ اپنی سلطانہ کا انتظار کرتے ہوئے کیسے تھک سکتا تھا؟)

اس کے ہاتھ میں موجود سرخ گلاب اب تک مرجھا چکا تھا۔

(اس گلاب کے مرجھانے سے ان کی محبت نہیں مرجھائی۔)

اس گلاب کو اپنی جیب میں رکھتے ہوئے وہ آہستگی سے وہاں سے جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

رات بھر اس کا انتظار کرنے کی وجہ سے وہ سویا نہیں تھا جس وجہ سے اس کی آنکھیں ہلکی سرخ ضرور تھیں۔

گلہانے پارک سے نکلتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

کسی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں جگہ دے دینے کی مسکراہٹ!۔

(سلطانہ نے سلطان کے ایک اور امتحان میں جیت حاصل کرلی۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سورج کی روشنی کھڑکی سے ہوتے ہوئے اس کے کمرے میں آرہی تھی۔

وہ بار بار نینا کو کال ملا رہی تھی مگر وہ کال ریسیو نہیں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نینا فون تو اٹھاؤ۔"

میر آئے ناگواری سے کہہ رہی تھی۔

اچانک اس کو کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تو اس نے براق کو آتا دیکھا۔وہ خوشی سے بھاگتی ہوئی براق کے پاس گئی۔

"آبے !کیا نینا وہاں آئی ؟"

میر آئے نے پوچھا تو براق نے نفی میں سر ہلا دیا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔اور اس کی آنکھوں میں بھی ایک خاص چمک تھی۔

براق وہاں سے جانے لگا۔

میر آئے کے اعصاب تنے۔اس کو دکھ سے زیادہ نینا پر غصہ آیا۔

وہ فوراًاپنے کمرے میں گئی اور اپنے فون پر دوبارہ سے نینا کو کال ملانے لگی۔اب کی بار نینا نے فون اٹھا لیا۔

"تم براق آپ سے ملنے کیوں نہیں گئی؟"

نینا کے فون اٹھاتے ہی میر آئے نے پوچھا۔

"میر آئے! مجھے ایسے ملنا اچھا نہیں لگتا۔"

نینا نے کہا۔

"کیوں؟"

میر آئے نے ناسمجھی سے پوچھا۔

(میر آئے اتنا بڑا سبق حاصل کر کے بھی اس سے کچھ نہ سیکھ سکی۔)

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میرا دین اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔"

نینا نے دوٹوک انداز میں کہا۔

(میر آئے کو ایسا لگا جیسے کسی نے اسے زور دار تھپڑ مارا ہو۔)

کیا مطلب؟ وہ تو تمہیں صرف پروپوز کرنا چاہتے تھے۔ اگر تم ان سے مل لیتی تو"

"اس میں کیا برائی تھی؟

میر آئے نے اب کی بار جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں یہ کیسے مان لوں کہ وہ مجھے صرف پروپوز کرنا چاہتے تھے؟"

نینا کی بات پر میر آئے حیران ہوئی اور اس کے غصے میں مزید اضافہ ہوا۔

"تم جانتی بھی ہو کہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"

میر آئے نے سنجیدگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں اچھے سے جانتی ہوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔"

نینا کے انداز میں کوئی فرق نہ آیا۔

دیکھو ہم کسی بھی انسان کی نیت نہیں جان سکتے۔رہی بات کہ وہ مجھے پروپوز کرنا" چاہتے تھے تو وہ یہ بات مجھ سے ملے بغیر بھی کر سکتے تھے فون پر یا پھر وہ یہ بات " میرے ماں باپ سے بھی کر سکتے تھے۔

نینا کے الفاظ میر آئے کو بہت تکلیف دے رہے تھے کیونکہ اس کے الفاظ میں حقیقت تھی۔

مجھے ایک بات بتاؤ نینا۔اگر کوئی تم سے محبت کرتا ہو اور وہ صرف تم سے ملنا چاہتا" "ہو تو اس میں کیا برائی ہے۔

میر آئے نے چند لمحے بعد پوچھا۔اس نے یہ صرف اور صرف اپنی ذات کی تسکین کے لیے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

برائی ہے۔ہم کسی بھی انسان کی نیت نہیں جان سکتے۔آپ کو کیا معلوم کہ جو" انسان آپ سے محبت کے دعوے کرتا ہو وہ سب دعوے جھوٹے ہوں؟ کیا پتہ وہ " شخص آپ کو دھوکہ دے رہا ہو؟

نینا نے کہا تو میر آئے کو لگا کہ وہ ابھی چیخ چیخ کر رونے لگے گی۔

"لیکن اعتماد کا کیا؟"

میر آئے نے زخمی سے انداز میں پوچھا۔

"مطلب؟"

نینا کچھ سمجھ نہ سکی۔

مطلب وہ شخص اگر آپ سے کہے کہ اگر تم اس کی بات نہیں مانو گی تو اٹ مینز کہ "

"ہم اس سے محبت نہیں کرتے۔

www.novelsclubb.com

میر آئے نے کہا تو نینا اس کی بات سمجھ گئی۔

جب ایک شخص آپ کو اپنی محبت کی وجہ سے بلیک میل کرنے لگ جائے تو سمجھ "

"جاؤ کہ وہ محبت نہیں ہے۔

نینا کہہ رہی تھی۔

"ایسے میں ہمیں ایک بات یاد رکھنی ہوتی ہے۔وہ یہ کہ کسی بھی انسان سے ہم نے اتنی محبت نہیں کرنی کہ اس کی وجہ سے ہم اپنی ویلیوز کو بھول جائیں اور خاص طور پر ہم اپنے اللہ کو بھول جائیں۔"

نینا نے مزید کہا۔

(گلٹ کے احساسات نے میر آئے کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔اسے اس وقت نینا کی باتوں سے الجھن ہو رہی تھی بالکل اسی شخص کی طرح جو گہری نیند میں سو رہا ہو اور اسے کوئی شخص اس نیند سے جگانے کی کوشش کر رہا ہو۔)

"تم جانتی ہو اللہ نے محبت کرنے والوں کے لیے صرف ایک ہی راہ بتائی ہے اور وہ ہے نکاح۔"

نینا نے کہا تو میر آئے اسے خاموشی سے سن جا رہی تھی۔

نینا کے الفاظ میر آئے کو تاریکی سے نکال سکتے تھے (

لیکن صرف تب

(اگر وہ اس تاریکی سے خود نکلنا چاہے۔

"اللہ نے نامحرموں سے ملنے کی اجازت صرف تب دی ہے جب کوئی ضروری

معاملہ ہو۔یوں ملنا اللہ کو پسند نہیں۔"

نینا نے اپنی بات مکمل کی۔

"اچھا میں اب فون رکھتی ہوں۔"

میر آئے کے پاس کچھ کہنے کو نہ تھا۔اس نے گھبرا کر فون بند کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات نے اپنے پر استنبول پر پھیلا دیے دیے تھے۔چاند کی ٹکیہ بہت ہی حسین لگ رہی تھی رات کی تاریکی میں۔

براق اپنے کمرے میں موجود تھا جب میر آئے اس کے پاس آئی۔ براق صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر اپنا کوئی کام کر رہا تھا۔

"براق آبے! آپ نے اب کیا فیصلہ کیا ہے؟"

میر آئے نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی سنجیدگی سے پوچھا۔

"کس بارے میں؟"

براق نے اسے نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نینا کے بارے میں۔"

میر آئے نے جواب دیا اور پھر وہ صوفے پر آ کر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"اس کے بارے میں میرا فیصلہ وہی ہے جو پہلے تھا۔"

براق نے چند لمحے بعد لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہوئے اطمینان سے کہا۔

"کیا؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس نے آپ کو دھوکہ دیا؟"

میر آئے کی بات پر براق کی لیپ ٹاپ پر کام کرتی ہوئی انگلیاں رکیں۔

"دھوکہ ؟"

اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"تم کیا کہہ رہی ہو میر آئے؟ نینا نے مجھے کوئی دھوکہ نہیں دیا۔"

میر آئے کا جواب نہ آنے پر براق نے کہا۔

www.novelsclubb.com

آپ کے بلانے پر بھی وہ نہیں آئی۔ اس نے آپ کی محبت کی قدر نہیں کی۔ یہ"

"دھوکہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

میر آئے کے انداز میں طیش تھا۔

(براق سمجھ گیا تھا کہ اس طیش کی وجہ نینا نہیں تھی۔)

"یہ اس کا کردار ہے۔"

براق نے جواب دیا۔

(اس کا جواب سنتے ہی میرآئے ساکت سی رہ گئی۔)

وہ اپنی اہمیت جانتی ہے۔وہ کسی بھی نا محرم پر اعتماد نہیں کر لیتی۔وہ کسی کے بھی "

"بلانے پر اندھی اور بہری بن کر نہیں چلی جاتی۔

براق نے سنجیدگی کے عالم میں کہا۔

اس کے الفاظ میرآئے کے لیے کڑوے ثابت ہو رہے تھے لیکن سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا)

ہے۔

لیکن سچ کڑوا کیوں ہوتا ہے؟

(کیونکہ ہم نے اسے کڑوا بنادیا ہے۔

"وہ سب سے زیادہ محبت اس سے کرتی جو سب سے زیادہ محبت کا حقدار ہے۔"

براق نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"ک۔۔کون؟"

میر آئے نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"اللہ۔وہی تو ہے جس سے محبت سب سے زیادہ کرنی چاہیئے۔"

براق لیپ ٹاپ بند کرکے وہاں سے جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

میر آئے کی آنکھوں میں نمی نمودار ہونے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ رات بھی اس کے اوپر ہمیشہ کی طرح بہت بھاری گزر رہی تھی۔ راتیں ہمیشہ سے اس کے لیے بھاری نہیں ہوا کرتی تھیں بلکہ یہ تو تب سے ہونا شروع ہوا جب اسے ایلدار کی حقیقت معلوم ہوئی۔

لیکن یہ رات آج کچھ زیادہ ہی بھاری گزر رہی تھی۔

میر آئے اپنے کمرے میں موجود تھی۔

اس کے دل اور ذہن میں بہت سی سوچوں نے گھر کیا ہوا تھا۔

اس کے بھاری دل کی گہرائیوں کے اندر دائمی طوفان کی طرح غم، رنجھ، دکھ اور (پچھتاوا بسیرا کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

پہلے اس کے ذہن میں بار بار وہ وڈیو چل رہی تھی جو براق نے اسے کچھ دن پہلے مرات (ایلدار) کی حقیقت بتانے کے لیے دکھائی تھی۔

"آپ نے مجھے ایلدار سے ملنے کیوں نہیں جانے دیا؟"

میر آئے نے غمزدہ آواز میں کہا۔

"اس کا جواب یہ ہے۔"

"یہ دیکھو۔ یہ ہے تمہارے ایلدار کی حقیقت۔"

براق نے یہ کہتے ہوئے اپنے موبائل کی سکرین پر ایک وڈیو چلائی۔ اس وڈیو میں سب کچھ صاف آشکار تھا۔ ایلدار یعنی مرات کی ساری منصوبہ بندی، سب کچھ!۔ یہاں تک کہ وہ سب بھی جو وہ میر آئے کے بارے میں کہتا تھا۔ یہ وڈیو اس کی اور ایرن کی گفتگو کی تھی۔ میر آئے کا دل وہ وڈیو دیکھ کر اس وقت بھی غمزدہ تھا اور اب بھی۔

www.novelsclubb.com

"میرا قصور کیا تھا؟"

میر آئے نے اپنے آپ سے اشک بہاتے ہوئے پوچھا۔

(اس کے آنسو بارش کے نہ ختم ہونے والے قطروں کی طرح بہہ رہے تھے۔)

اس کا ذہن کچھ سال پہلے کی طرف بھاگنے لگا یوں کہ اس نے اپنی ذات کا جائزہ لینا شروع کیا۔

کچھ سال پہلے۔۔

میر آئے کی عمر اس وقت صرف گیارہ سال تھی جب یامان بے شہید ہوئے۔

وہ اپنے کمرے میں ایک کونے پر اپنے گھٹنوں پر سر جھکائے بیٹھی اپنی آنکھوں میں سے بس آنسو بہائے جا رہی تھی۔اس کی آنکھیں اور ناک رو رو کر سرخ ہوئے پڑے تھے۔

کمرے کے باہر بھی پورے گھر میں یہی حال تھا۔وہ اکیلی نہیں تھی اس غم میں۔

جس محل میں پہلے کبھی صرف ہنسی گونجتی تھی آج وہاں صرف اشک بہائے جا (رہے تھے۔)

"بابا! آپ مجھے کیوں چھوڑ کر چلے گئے؟"

اس نے دکھی دل کے ساتھ اپنا سر اپنے گھٹنوں پر سے اٹھاتے ہوئے کہا۔

آنسو غم کے طوفان کی طرح بہتے ہوئے ابھی تک اس کی آنکھوں سے بہہ رہے (تھے۔یہ طوفان اس وقت کوئی نہیں روک سکتا تھا! کوئی بھی نہیں۔

(لیکن!

طوفان کا ایک مسئلہ ہوتا ہے

وہ خود چلا تو جاتا ہے

مگر اپنے اثرات

(ضرور چھوڑ جاتا ہے۔

آپ تو کہتے تھے کہ آپ میر آئے سے بہت پیار کرتے ہیں تو پھر آپ نے مجھے "کیوں چھوڑ دیا؟"

www.novelsclubb.com

"میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

وہ شکوہ کن لہجے میں کہے جارہی تھی۔

"دنیا تو ایسے ہی رہے گی بابا! لیکن میری زندگی آج سے ختم ہو گئی ہے۔"

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں سے مزید آنسو بہنے لگیں۔

یہ غم اس کے لیے واقعی بہت بھاری تھا۔

!غم کا ایک مسئلہ ہوتا ہے)

یہ انسان کو یا تو لوگوں سے اور اس دنیا سے بالکل بے نیاز کر دیتا ہے

یا پھر

یہ انہیں

(لوگوں اور دنیا کے لیے دیوانہ بنا کر بے مول کر دیتا ہے۔

مگر)

www.novelsclubb.com

بہتر شخص وہ ہے جو ان دونوں میں سے کسی بھی راہ کو نہ اپنائے کیونکہ ان دونوں میں میانہ روی نہیں ہے !

اور

(کسی بھی چیز کی زیادتی خطرناک ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

میر آئے اپنی کلاس روم میں موجود تھی۔ وہاں موجود باقی لڑکیوں کی طرح وہ بھی یونیفارم میں ملبوس تھی۔

ایک لڑکی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی۔ ان کی کرسیوں کے سامنے ایک بینچ لگا ہوا تھا جس پر انہوں نے اپنی سائنس کی نوٹ بکس رکھی ہوئی تھیں۔ ابھی ان کی کلاس کی ٹیچر نہیں آئی تھیں۔

"اور بتاؤ آئی بکے! تم نے وہ فلم دیکھی پھر؟"

میر آئے نے مسکراتے ہوئے آئی بکے سے پوچھا۔

"نہیں جان! مجھے ٹائم نہیں ملا۔"

آئی بکے نے جواب دیا۔

کچھ دیر وہ یونہی باتیں کرتی رہیں۔اور پھر آئی بکے کو ان کے سامنے والے بینچ پر بیٹھی دو لڑکیوں نے بلایا۔

"آئی بکے! ادھر آؤ! ہمیں تمہیں کچھ بتانا ہے۔"

آئی بکے نے ایک نظر انہیں دیکھا جو بڑی خوش دلی سے اسے بلا رہی تھیں اور پھر اس نے ایک نظر میر آئے کو دیکھا جس کی نظروں میں اس کے لیے انکار تھا۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ میر آئے کو برا لگے گا، آئی بکے ان کی بات سننے چلی گئی۔

میر آئے اسے یوں جاتا دیکھ کر بہت خفا ہوئی۔اس کا دل بہت دکھا۔

آئی بکے اور ان دو لڑکیوں کی باتیں کافی دیر تک چلتی رہیں۔

جتنی دیر تک آئی بکے اور وہ باقی لڑکیاں آپس میں باتیں کرتی رہیں تب تک (میر آئے انہیں گھورتی رہی۔یوں کہ اس کا دل چاہ رہا ہو کہ وہ ابھی وہاں جا کر آئی بکے کو کھینچ کر وہاں سے لے آئے۔

اس کا یہ رویہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ دوستی اور محبت جیسے جذبات میں میانہ روی اختیار کرنا نہیں جانتی تھی۔وہ بہت زیادہ پوزیسیو تھی۔

یوں کہہ لو کہ وہ دوستی اور محبت کی پیاسی تھی۔)

آئی بکے جب واپس آئی تو میر آئے نے چند لمحے اس سے کوئی بات نہ کی۔

آئی بکے کو اس کی خاموشی کی وجہ سمجھ آگئی۔

"کیا ہوا ہے میر آئے؟"

آئی بکے نے چند لمحے بعد خاموشی کو توڑ ڈالا۔

"کچھ نہیں۔ مجھے کیا ہو گا؟"

میر آئے نے غصے میں کہا۔

"تم ناراض ہو مجھ سے۔"

آئی بکے نے پوچھا۔

"نہیں! میں کیوں ناراض ہوں گی؟ ناراض تو دوستوں سے ہوا جاتا ہے۔"

میر آئے کی اس بات نے یہ ظاہر کر دیا کہ وہ ایسی باتیں صرف اور صرف آئی بکے کی توجہ حاصل کرنے کے لیے کر رہی تھی۔

(میر آئے کا رویہ بہت زیادہ نیڈی اور کلنگی تھا ان لوگوں کے ساتھ جن سے وہ محبت یا دوستی رکھتی ہو۔)

www.novelsclubb.com

اوہو! تم تو ناراض ہی ہو گئی۔ دیکھو انہوں نے مجھے بلایا تھا تو میں ان کا دل رکھنے "
" کے لیے ہی صرف ان کی بات سننے گئی تھی۔

آئی بکے نے اسے تسلی دیتے ہوئے سمجھایا۔

لیکن آئی بکے کا دل اس کو تسلی دینا نہیں چاہ رہا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ میر آئے)
غلط ہے۔ دوستی یا محبت کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنے دوست یا محبوب کے
علاوہ کسی اور سے بات نہیں کر سکتے۔

(آزادی چھیننا دوستی یا محبت کا نام نہیں ہے۔

لیکن تم میری دوست ہو۔ صرف میری! ۔تم ان سے بات کرنے کیوں گئی؟ تم "
" مجھے اگنور کر رہی تھی۔

اس کی یہ بات سن کر آئی بکے کو بالکل حیرانی نہ ہوئی۔وہ میر آئے کے اسے رویے سے واقف تھی۔ مگر اب اس کا یہ رویہ آئی بکے کو عجیب لگنے لگ گیا تھا یوں کہ وہ اس سے اکتانے لگی تھی۔

میر آئے! اگر میں تمہارے علاوہ کسی اور سے بات کروں تو اس کا ہر گز یہ مطلب" نہیں کہ میں تمہیں اگنور کر رہی ہوں۔اور دوستی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں "تمہارے علاوہ اور کسی سے بات ہی نہ کروں۔

آئی بکے نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

یونو واٹ! میں تمہاری دوستی کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتی۔میں تمہیں ایک" "آپشن دیتی ہوں۔

میر آئے نے فوراً کہا۔

"کیسی آپشن؟"

آئی بکے کچھ سمجھ نہ سکی۔

"یا تو تم مجھ سے دوستی ختم کر لو اور باقی سب کی دوست بن جاؤ۔ یا پھر تم صرف اور صرف مجھ سے دوستی رکھو۔"

میر آئے نے یہ سب بہت سنجیدگی سے کہا لیکن یہ بات آئی بکے کو صرف ایک مذاق لگا۔

آئی بکے جانتی تھی کہ میر آئے کا اس کے علاوہ اور کوئی دوست نہیں ہے اس لیے) اگر اس نے فرسٹ آپشن چوز کر بھی لی تب بھی میر آئے اسے ایسا نہیں کرنے دے گی کیونکہ میر آئے نے خود کو اس کی دوستی کے دائرے میں قید کر لیا تھا۔ یوں (کہ میر آئے کی اس کے علاوہ اور کوئی زندگی نہ ہو۔

"تم پاگل تو نہیں ہو؟"

آئی بکے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میر آئے ہر ریلیشن میں اسپیس کی ضرورت ہوتی ہے۔ تم یہ کیوں نہیں سمجھتی "

"کہ۔۔

آئی بکے نے اسے پھر سمجھانے کی کوشش کی لیکن میر آئے نے اس کی بات کاٹ

دی۔

لتفین (پلیز)! مجھے تمہارا لیکچر نہیں سننا۔ میں نے تمہیں جو آپشن دی ہے اس "

"کے بارے میں سوچو۔

www.novelsclubb.com

میر آئے نے کہا۔

"اوہو میر آئے میری جان میں تمہیں کیسے چھوڑ سکتی ہوں؟"

اب کی بار آئی بکے نے میر آئے کو پیار سے کہا۔

(مگر سچ یہ تھا کہ آئی بکے کو میر آئے کہ حالت پر صرف اور صرف ترس آیا تھا۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ سال بعد۔

ایلدار سے اس کی پہلی ملاقات تب ہوئی تھی جب وہ اپنے اس ادارے میں موجود تھی جہاں وہ سوشل ورکنگ کا کام کرتی تھی۔اس ادارے کی اونر وہ خود تھی۔

سورج کی سنہری کرنوں نے استنبول کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔یہ دھوپ سے بھرپور دن محبت کی امید دل میں پیدا کرنے والے رنگوں سے رنگا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

کام نپٹانے کے بعد وہ اپنے ادارے سے باہر ہی نکلی ہی تھی کہ تب ہی اس کا سامنا ایلدار (مرات) سے ہوا۔

"مرحبا!۔"

پہل ایلدار نے کی۔

ایلدار اس وقت سفید ڈریس شرٹ اور نیلی جینز میں ملبوس تھا۔بال ہمیشہ کی طرح) ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔اس کے بال اس کی آنکھوں کی طرح ہی سیاہ تھے۔ اس کی شخصیت نے میرا آئے کو پہلی نظر میں ہی متوجہ کر دیا تھا۔وہ واقعی بہت خوبصورت تھا۔

مگر

وہ صرف ظاہری طور پر خوبصورت تھا

(دل سے نہیں!۔

www.novelsclubb.com

"مرحبا!آپ کون؟"

میر آئے نے پوچھا۔

" میرا نام ایلدار ہے۔"

اس نے اپنا تعارف کروایا۔

"جی ایلدار بے؟آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟"

میر آئے نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں آپ کی ویلفئیر آرگنائیزیشن میں کچھ پیسے ڈونیٹ کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے ضرورت مندوں کا بھلا ہو جائے اور ہم گناہ گار بھی کچھ نیکیاں کما لیں۔"

اس کے بات کرنے کے انداز میں کچھ تھا جس نے میر آئے کو بہت متاثر کیا۔

مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی۔ لیکن مجھے ابھی ایک کام سے جانا ہے۔ آپ مجھے "اپنا نمبر دے دیں میں آپ کو فری ہو کر کال کروں گی۔"

میر آئے نے اپنی کلائی پر پہنی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا۔

"مجھے آپ کی کال کا انتظار رہے گا میر آئے صاحبہ !۔"

ایلدار نے اسے گہری نظروں سے ایک مسکراہٹ لیے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ! آپ کو میرا نام کیسے معلوم؟"

میر آئے نے فوراً پوچھا۔

آپ کا نام۔۔ وہ دراصل آپ ہی اس ادارے کی اونر ہیں نا ! میں نے آپ کی اور "آپ کی ٹیم کی وڈیو دیکھی تھی سوشل میڈیا پر جس میں آپ اس ادارے کے بارے میں بتا رہی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

ایلدار پہلے جواب دیتے ہوئے تھوڑا گھبرا گیا مگر جب اس نے میر آئے کے چہرے کا اطمینان دیکھا تو اس کی گھبراہٹ غائب ہو گئی۔

" تمام۔"

میر آئے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے میں فری ہو کر آپ کو کال کروں گی۔ خدا حافظ۔ "

میر آئے نے مزید کہا اور پھر وہ وہاں سے جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ میر آئے یامان! ایلدار ازجان تمہیں الوداع کہتا ہے۔"

میر آئے کے تھوڑا دور جاتے ہوئے ایلدار نے مسکراتے ہوئے کہا یوں کہ میر آئے اسے سن نہ سکی۔

مرات کے لیے میر آئے ایک آسان شکار تھا۔کیونکہ وہ جس مقصد کے لیے اس)

(سے ملنے آیا تھا وہ اسے میر آئے سے ملتے ہی بہت آسان لگنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایلدار سے یوں اس کی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہوا۔اور پھر ایک دن

"آپ نے مجھے اس یستوران میں کیوں بلایا ایلدار بے؟"

میر آئے نے پوچھا۔

ابر آلو موسم کی خوشبو نے استنبول کو گھیر رکھا تھا۔ہلکی ٹھنڈی ہوا اس پر فتن موسم)

(میں رقص کررہی تھی۔

"تو ایلدار بے۔بتایئے آپ۔کیوں بلایا آپ نے مجھے ؟"

ایلدار کا جواب نہ ملنے پر میر آئے نے دوبارہ پوچھا۔

"بتاتا ہوں۔ اتنی جلدی کیا ہے؟"

"میں کافی آرڈر کرتا ہوں۔ آپ کافی لیں گی؟"

ایلدار نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایوت (ہاں)!۔"

میر آئے نے جواب دیا۔

کافی کا آرڈر دینے کے بعد ایلدار اس سے مخاطب ہوا۔

www.novelsclubb.com

میر آئے! تم جانتی ہو جب میں تم سے پہلی بار ملا مجھے تم تب ہی سب سے مختلف "لگی۔"

ایلدار نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ میر آئے یہ سن کر حیران ہوئی۔

(اس کے دل کے ایوانوں میں محبت کی سمفنی نے اپنا پہلا گیت گایا۔)

"تم بہت خوبصورت ہو۔اللہ نے تمہیں بڑے پیار سے بنایا ہے۔"

ایلدار نے کہا۔

یہ سن کر میر آئے نے اپنی نظریں جھکالیں۔اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

(محبت کا یہ گیت !

اس کے لیے

کیسے بربادی کا گیت بنے گا

یہ وہ تب نہ سمجھ پائی !۔

www.novelsclubb.com

"تم یقین کرو! تم جس سے محبت کرو گی وہ واقعی بہت خوش نصیب ہو گا۔"

ایلدار نے مزید کہا۔

"میں تم سے سیدھی سیدھی بات کروں گا۔ "

"seni seviyorum!(میں تم سے محبت کرتا ہوں۔)"

ایلدار نے کہا۔

(یہ سنتے ہی میر آئے کے لیے یہ کائنات ایک دم بہت حسین بن گئی۔)

"آپ نے یہ جو بھی کہا کیا یہ سچ ہے؟"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے چند لمحے بعد ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"میں جھوٹ کیوں بولوں گا؟"

ایلدار نے شانے اچکا کر سوال پر سوال کر ڈالا۔

"میں کیسے یقین کر لوں؟"

میر آئے نے پوچھا۔

میں جانتا ہوں کہ جو آگ میرے دل میں لگی ہے وہی آگ تمہارے دل میں بھی"
" ہے۔

یہ سنتے ہی میر آئے لاجواب ہوئی۔

میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دوں گا۔ کیونکہ میں سب سے زیادہ محبت صرف تم"
"سے کرتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

ایلدار نے اپنی بات مکمل کی۔

ایلدار کے ان الفاظ نے میر آئے کی زندگی کو روشن کر ڈالا۔ وہ ہمیشہ سے یہی تو)
چاہتی تھی۔

محبت اور توجہ !۔

جو اسے اب مل رہی تھی۔

وہ اسے اب کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتی تھی۔ کیونکہ اس کے دل میں ایک خوف تھا کہ اگر اس نے ایلدار کو ٹھکرا دیا تو شاید اس کے بعد اسے کوئی چاہنے والا نہ (ملے۔

وہ یہ بھول گئی تھی کہ دوسروں کی محبت اور توجہ صرف اسی کو ملتی ہے جس کو اس (کی چاہ نہ۔

"آپ کو صرف چند ہی ملاقاتوں میں مجھ سے اتنی محبت ؟ کیسے؟"

میر آئے نے پوچھا۔

محبت وقت نہیں دیکھتی۔ کیونکہ محبت دل میں ہوتی ہے۔اور دل کسی کے اوپر " "انحصار نہیں کرتا۔ نہ وقت پر ! نہ جگہ پر اور نہ حالات پر !۔

ایلدار نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"تو بتاؤ کیا تم تھامنا چاہو گی میرا ہاتھ؟ ساری زندگی کے لیے؟"

ایلدار نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

میر آئے اسے چند لمحے دیکھتی رہی۔

اور پھر اس نے ایلدار کا ہاتھ تھام لیا۔

یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی لیکن یہ ہی غلطی اسے اپنی کھوئی ہوئی (شناخت ڈھونڈنے پر مجبور کرے گی، یہ وہ اس وقت نہیں جانتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو میر آئے یامان! اب سے تم صرف میری ہو۔"

ایلدار نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر نرمی سے اس کا ہاتھ اپنی طرف بڑھا کر چوما۔

(یہ لمحہ اس کے لیے ایک جواہر تھا جسے وہ کبھی فراموش نہیں کرنا چاہتی تھی۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ دن۔

وہ ابھی تک بیڈ پر بیٹھی بس اپنی سوچوں کا مقابلہ کر رہی تھی۔

"کیا میں نے غلط کیا"

وہ بڑبڑائی۔اس کی آنکھیں کافی دیر تک رونے کی وجہ سے سرخ پڑی تھیں۔

("آپ کے بلانے پر بھی وہ نہیں آئی۔اس نے آپ کی محبت کی قدر نہیں کی۔یہ

دھوکہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"یہ اس کا کردار ہے۔")

اس کا دل مزید گھٹن کا شکار ہونے لگا۔

وہ اپنی اہمیت جانتی ہے۔وہ کسی بھی نامحرم پر اعتماد نہیں کر لیتی۔وہ کسی کے بھی")

("بلانے پر اندھی اور بہری بن کر نہیں چلی جاتی۔

اس نے بے اختیار اپنے سینے پر ہاتھ رکھا یوں کہ اس کے دل پر کوئی سوئی چبی ہو۔

اس کی آنکھوں میں سے غم کی برسات پھر شروع ہو گئی۔

"وہ سب سے زیادہ محبت اس سے کرتی جو سب سے زیادہ محبت کا حقدار ہے۔")

"ک۔۔کون؟"

("اللہ۔وہی تو ہے جس سے محبت سب سے زیادہ ہونی چاہئے۔"

اپنے سینے پر سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی۔برسات ابھی بھی

جاری تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے گناہ کیا۔"

(پچھتاوے کے احساس نے اس پر اپنا سایہ ڈال دیا۔)

"میرا کردار!۔اللہ! میں کتنی۔۔"

بارش کی طرح گرتے ہوئے آنسو اور بھاری دل کے ساتھ وہ اپنی بات مکمل نہ کر پائی۔لیکن اس کے آنسو سب چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے۔

"میں کس منہ سے آپ سے معافی مانگوں؟"

میر آئے نے کہا۔

میں نے ہمیشہ سب سے جھوٹ کہا۔کبھی آنے سے تو کبھی براق آپ سے۔میں نے سب کا اعتماد توڑا اسی وجہ سے آج میرا اعتماد بھی ٹوٹ گیا۔

(اعتماد کے ٹوٹنے کے بعد)

اس نے اپنا فون بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا اور اسے آن کیا۔

فون کی گیلری میں جا کر اس نے ایک تصویروں کا فولڈر کھولا۔اس فولڈر میں اس کی اور ایلدار کی تصاویر تھیں۔

میں نے سب کا اعتماد صرف اس شخص کے لیے توڑا جو کبھی میرا تھا ہی نہیں۔ بلکہ "
"وہ تو کسی کا بھی نہیں بن سکا۔

اس نے ان تصویروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

(محبت کی تباہی کے بعد

اس نے فون بند کر کے بیڈ کی ایک جانب پھینکا۔

"سب سے بڑی بات تو یہ کہ میں نے ہمیشہ خود سے جھوٹ بولا۔"

"میں نے خود کو اس کے پیروں تلے روند دیا۔"

اس کے ذہن میں چلنے والے یہ الفاظ بظاہر کسی کو سنائی نہیں دے رہی تھے لیکن)
اگر کوئی شخص میر آئے کو اس حالت میں دیکھ لیتا تو وہ آسانی سے سمجھ جاتا کہ اس
(کے ذہن میں کون سے الفاظ چیخ رہے ہیں۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور سنگھار میز کی جانب بڑھی۔

سنگھار میز کے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتے ہی وہ ساکت سی رہ گئی۔ اسے احساس ہوا کہ وہ جسے دیکھ رہی ہے وہ ایک ہارا ہوا شخص ہے۔ ایسا شخص جس نے اپنا سب کچھ کھو دیا۔ جس نے اپنی زندگی ضائع کر دی۔ جس نے خود کو بے مول کروا دیا۔

"میں نے اپنا آپ کھو دیا۔"

اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتے ہوئے اس نے زخمی انداز میں کہا۔

"میں نے خود کو اس کا غلام بنا دیا۔"

(پنی ذات کو کھو دینے کے بعد)

" اللہ تو کسی انسان کے اوپر ظلم نہیں کرتا۔"

"میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔"

اس نے کہا تو اس کی سرخ پڑی آنکھیں مزید سرخ ہونے لگیں۔ یہ آنسو آج نہیں رک سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

انسان کو احساس ہوتا ہے کہ)

(وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھا ہے۔

اس نے سنگھار میز کا آخری دراز کھولا اور اس میں سے نیند کی گولیوں کی ایک بوتل نکال لی۔

(اس کا دل مایوسی کے بوجھ میں دب رہا تھا۔)

اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا۔

اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے جو انتخاب کیے وہ سب غلط تھے !۔اور اب وہ اپنی)

(روح کو اس پچھتاوے کی قید سے آزاد کرنا چاہتی تھی۔

"میں مر جانا چاہتی ہوں۔مجھے نہیں جینا۔"

اس نے دل برداشتہ ہو کر یہ فیصلہ لے لیا۔

www.novelsclubb.com

ایک کے بعد ایک نیند کی گولی اس کی ہتھیلی میں گرنا شروع ہوئی اور پھر وہ بوتل بالکل خالی رہ گئی۔اس نے وہ خالی بوتل زمین پر پھینک دی۔

کاش!کاش!مجھے اپنی زندگی کو لکھنے کا ایک اور موقع مل جائے لیکن۔۔ایسا نہیں "ہو سکتا۔"

!اسے محسوس ہوا کہ اس کا ماضی ایک آسیب ہے)

!ایک بے لگام دشمن

(اور اس کے پچھتاوے کے داغ وہ زخم ہیں جن کا کوئی مرہم نہیں۔

اس نے اپنی ہتھیلی اپنے چہرے کی جانب بڑھائی جس میں اس کی موت کا سامان تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر میں نے اپنی جان دے دی تو؟آنے کا کیا ہو گا؟اور براق آبے کا؟"

اس کے ذہن میں ایک دم خیال آیا۔

کتنی پیاری لگ رہی ہو تم AYE MASHA ALLAH"(

"میر آئے۔

"بہت شکریہ آنے۔"

)جیمرے خاتون نے میر آئے کو کیک دکھایا۔

وہ ایک دم مسکرائی۔یہ خوبصورت یادیں اس کے لیے بہت اہمیت رکھتی تھیں۔

"یہ تو دکھنے میں بہت اچھا لگ رہا ہے آنے۔)

جیمرے خاتون مسکرائی۔

"یہ کھانے میں بھی بہت مزے کا ہو گا'تم بس کھا کر دیکھنا۔ "

ظاہر سی بات ہے۔۔ "

)"آخر یہ کیک میری پیاری آنے نے جو بنایا ہے۔

اس نے اپنی ہتھیلی اپنے چہرے سے پیچھے کی۔

www.novelsclubb.com

" کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ میرا ئے تم ابھی تک ایک چھوٹی بچی ہی ہو۔")

براق کی آواز پر وہ چونکی۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو براق اس کے بالکل سامنے کھڑا اسے مسکرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"آپ! آپ؟"

("کیسا لگا سر پرائز؟"

یادوں نے اس کے ذہن میں آنے کا سلسلہ جاری رکھا۔یوں کہ کوئی اس کے دل اور دماغ کو بار بار اس کے انمول رشتوں کے بارے میں یاد دلا رہا ہو۔

اس نے اپنی آنکھیں رگڑیں۔ پھر اپنے ہاتھ میں سے وہ نیند کی گولیاں فوراً زمین پر پھینک دیں۔

"انہیں میں نے اتنے دکھ دیے ہیں۔ میں انہیں اور دکھ نہیں دینا چاہتی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے کہا تو اب کی بار اس کے لہجے میں کچھ مختلف تھا۔

"میں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ کیا میں دوبارہ اپنے اوپر ظلم کرنے جا رہی ہوں؟"

نیند کی گولیاں ابھی تک اس کے ہاتھ میں موجود تھیں۔

(لیکن

اس دور کے بعد

(ایک نیا دور آتا ہے

اگر میں زندہ رہی تو میرے لیا جینا بہت مشکل ہو جائے گا۔"

"میں اس پچھتاوے کے ساتھ جی نہیں سکتی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی ہتھیلی پھر سے اپنے چہرے کی جانب بڑھائی۔

(جو شاید اس سے بھی کئی زیادہ

(کٹھن ہو

"کیا میں ٹھیک کر رہی ہوں؟"

اس نے اپنے آپ سے سوال کیا۔

اس کے دل میں روشنی کی کرن چمکی۔ کوئی اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔ وہ جوسب کو (ہدایت دیتا ہے۔ جوسب کی رہنمائی کرتا ہے۔ جوسب کے گناہوں، غلطیوں اور کتاہیوں کو معاف کرتا ہے۔

ہاں!

(اللہ اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔ اسے اس گناہ کو کرنے سے روک رہا تھا۔

میر آئے نے فوراً وہ نیند کی گولیاں زمین پر پھینک دیں۔

"تمہیں۔۔ تمہیں کیا ہو گا تھا میر آئے؟"

www.novelsclubb.com

"اپنے آپ کو سنبھالو۔"

"تم یہ کیا کر رہی تھی؟"

(اسے احساس ہوا کہ وہ اپنی ذات پر پھر ظلم کرنے جا رہی تھی۔)

" ہاں ! مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں اس کو اپناتی ہوں۔ "

اس نے اب کی بار کچھ پر اعتماد انداز میں کہا۔ مگر آنکھوں کی بارش ابھی تک جاری تھی۔

(حوصلے کے ساتھ اس نے اپنی خامیوں کا مقابلہ کیا اور اپنی تکلیف کو تسلیم کیا۔)

(مگر

(اس دور کا اختتام کٹھن نہیں ہوتا

مجھ سے غلطی ہوئی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اس کی وجہ سے اپنی ذات کو"
"ہی ختم کر دوں۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتے ہوئے کہا۔

غلطیاں تو سب سے ہوتی ہیں۔ کچھ سے بڑی غلطیاں ہوتی ہیں اور کچھ سے چھوٹی"

"غلطیاں۔ مگر ہوتی ضرور ہیں۔

(غلطیوں کو تسلیم کرنے میں ہمت درکار ہوتی ہے جو اس میں تھی۔)

اور شاید میں نے گناہ کیا۔ بلکہ ہاں ! میں نے گناہ ہی کیا۔ اللہ نامحرم افراد کا آپس"

" میں ملنا پسند نہیں کرتا۔

"میں نے اس شخص کی پسند کو اللہ کی پسند پر فوقیت دی۔ چچ !۔ "

اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"مجھے معاف کر دیں اللہ تعالیٰ !۔"

(اس نے ندامت سے کہا۔ اور یہی ندامت اس کی زندگی کا دیباچہ بننے والی تھی۔)

ایک شروعات !۔ وہ شروعات جو انسان اپنی ذات کو پہچاننے کے لیے کرتا ہے۔
لیکن صرف ندامت ہی اس سفر کو شروع نہیں کرتی

بلکہ

اپنی غلطیوں کو تسلیم کر کے ان سے سیکھ کر ہی انسان اپنے نئے سفر کی شروعات کر

(سکتا ہے۔

"آپ تو ہر کسی کی خطا معاف کر دیتے ہیں۔ مجھے بھی معاف کر دیں۔"

اس نے اللہ سے التجا کی۔

کیونکہ)

(اس دور کے آخر میں

میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ کہ "

"اب میں اپنی ذات پر کوئی ظلم نہیں کروں گی۔

www.novelsclubb.com

اس نئے سفر کی شروعات کے لیے ضروری ہے کہ انسان)

اپنے اعمال پر شرمندہ ہو

ناکہ

(اپنے آپ پر۔

"میں اپنی ذات کی قدر کروں گی۔"

میں اب صرف اور صرف آپ کے حکم کی پیروی کروں گی۔اور میں صرف اور"

"صرف آپ کی پسند اور ناپسند کو فوکیت دوں گی۔

اس نے اپنی ذات کو انسانوں کی قید سے،اپنے دل کو آزاد کرنے کا عہد کیا۔اس)

نے اپنی زندگی کا کنٹرول واپس لینے کا عہد کیا۔اس نے اپنی بے قدری ذات کو قابل

(قدر بنانے کا عہد کیا۔

انسان اپنی ذات کو)

مزید کھونے کی بجائے

(ڈھونڈ لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

صبح کا یہ نغمہ آج اس کی نئی زندگی کا پہلا دن تھا۔

"آبے! کیسے ہیں آپ؟"

وہ دونوں لونگ روم میں موجود تھے جب میر آئے نے براق سے پوچھا۔ براق تاریخ پر مبنی کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔ تم؟"

براق نے سنجیدگی سے کہا۔ اس کا یہ رویہ میر آئے سے ناراضگی کو صاف ظاہر کر رہا تھا۔

(آخر اس نے سلطان کی سلطانہ کو بے وفا جو قرار دیا تھا۔)

"میں بھی ٹھیک ہوں۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے کہا۔

براق نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ نے آنے کو بتایا ہے؟"

چند لمحے کی خاموشی کے بعد میر آئے نے پوچھا۔

"کس بارے میں؟"

براق نے پوچھا۔

"میرے اور ایلدار کے بارے میں۔"

میر آئے نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔"

براق نے فوراً جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"

میر آئے نے پوچھا۔اسے اس پر کوئی حیرت نہیں تھی کیونکہ وہ اسی بات کی توقع کر رہی تھی۔

"اگر تم بتانا چاہتی ہو تو بتادو۔"

براق نے کہا تو میر آئے ہلکا سا مسکرائی۔

میر آئے کو احساس ہوا کہ براق نے جیمرے خاتون کے سامنے کیسے اس کی عزت رکھ لی۔ یہ اس کا بہت بڑا احسان تھا۔

"نینا سے بات ہوئی؟"

میر آئے نے چند لمحے بعد پوچھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میرے پاس اس کا نمبر ہوگا؟"

براق کے سوال پر میر آئے تھوڑا گھبرائی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ براق کو مزید ناراض کرے۔

www.novelsclubb.com

"ام۔۔ نہیں۔"

میر آئے نے جواب دیا۔

"غلط !۔ میرے پاس اس کا نمبر ہے۔"

براق نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تو میرائے کو حیرت ہوئی۔

"آپ کو اس کا نمبر کہاں سے ملا؟"

میر آئے نے پوچھا۔

"میرے لیے ہر کسی کا نمبر نکلوانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔"

براق نے اطمینان سے کہا تو میر آئے کو اپنے سوال پر ہی پچھتاوا ہوا۔ وہ یہ کیسے بھول گئی کہ براق کے لیے کسی کا نمبر تو کیا اس کا ایڈریس اور باقی ساری معلومات نکلوانا بھی بائیں ہاتھ کا کھیل ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نینا سے بات کرنے جا رہی ہوں۔"

میر آئے نے اسے بتایا اور پھر وہ وہاں سے جانے لگی۔

"گڈ !۔"

براق نے کہا۔

"آپ اس سے کچھ کہنا چاہیں گے؟ مطلب کوئی بھی پیغام جو آپ میرے ذریعے اسے دینا چاہیں؟"

میر آئے نے جاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں!۔"

براق نے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میر آئے اپنے کمرے میں موجود نینا کو فون کرنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

"نینا! کا فون انگیج جا رہا ہے بار بار۔"

میر آئے نے ناگواری سے کہا۔

چلو خیر ہے۔میں اسے بار بار کال نہیں کروں گی۔اسے جب وقت ملے گا تو وہ خود" "مجھے کال کر لے گی۔

میر آئے نے یہ کہتے ہوئے اسے فون کرنا بند کر دیا۔

جب وہ پہلے نینا کو کال کیا کرتی تھی،تو جب تک وہ کال نہ اٹھا لیتی وہ فون کرتی) رہتی۔

(لیکن اب کی بار اس نے ایسا نہیں کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو پہر کا وقت تھا۔

نینا اپنے ہوسٹل کے کمرے میں موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ لیپ ٹاپ پر اپنی ڈاکومینٹری کی فائل دیکھ رہی تھی جب اس کے فون کی اسکرین جگمگائی۔

اس نے سکرین پر روشن نمبر دیکھا۔وہ کوئی انجان نمبر تھا۔

لیکن وہ نمبر ترکیے کا تھا۔اس نے فون اٹھالیا۔

"ہیلو؟"

نینا نے پوچھا تو دوسری طرف سے کسی نے فوراً بھاری مردانہ آواز میں جواب دیا۔

"مرحبا!۔"

نینا یہ آواز پہچانتی تھی۔وہ یہ آواز کیسے بھول سکتی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ انجان بنی (تاکہ وہ اپنے خدشے کی تصدیق کرسکے۔

"کون؟"

www.novelsclubb.com

نینا نے پوچھا۔

"براق۔براق یامان۔"

اس نے دوسری جانب سے چند لمحے بعد کہا۔

براق کا نام سنتے ہی نینا کا دل زور سے دھڑکا۔اور پھر اس کے دل پر بہت سا بوجھ پڑ (گیا۔)

" آ۔۔آپ۔"

نینا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"جی؟ کہیے؟"

چند لمحے کی خاموشی کے بعد نینا نے مزید کہا۔

"ایک اہم بات کرنی تھی تم سے۔ "

براق نے کہا۔اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

www.novelsclubb.com

" کیسی بات؟اور آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا؟"

نینا نے پوچھا تو اس کے لہجے میں حیرانی کے تاثرات بھی شامل تھے۔

"یہ میری بات کا جواب نہیں۔"

براق نے فوراً سرد مہری سے کہا۔

"دیکھیں براق صاحب! مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ سے اور نہ ہی کسی اور آدمی سے فون پر لمبی لمبی باتیں کرنے کا۔ آپ کو جو کہنا ہے کہیے۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

نینا نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

(وہ جانتی تھی کہ براق کو کس سلسلے میں بات کرنی ہے لیکن پھر بھی وہ اس سے سننا چاہتی تھی۔)

"کہہ دیتا ہوں لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہارا جواب کیا ہو گا؟"

براق نے انتہائی اطمینان سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے بلانے پر بھی نہیں آئی۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟"

براق نے صاف گوئی سے کہا تو نینا حیران ہوئی۔ وہ اس بات کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

"آپ!۔"

نینا نے کہا تو براق نے اس کی بات کاٹ دی۔

(وہ اس سے کہنا چاہتی تھی کہ وہ یوں ہر کسی سے نہیں ملتی۔)

مجھے ذرا سوچ لینے دو۔اوہ! میں سمجھا تم ان لڑکیوں میں سے ہو جو نامحرم افراد سے "نہیں ملتیں۔بہت مذہبی سی ہوتی ہیں رائٹ؟"

براق نے شانے اچکاتے ہوئے اطمینان سے کہا تو نینا کے اعصاب تنے۔اس کو غصہ اس کے الفاظ پر نہیں بلکہ اس کے لہجے پر آیا تھا۔

" تو میں یہ بتاتا چلوں کہ مجھے تمہاری یہ ویلیوز بہت پسند آئیں۔"

یہ سنتے ہی اس کے تنے ہوئے اعصاب مزید تنے۔لیکن اس بار وہاں غصہ کی جگہ پریشانی اور حیرانی نے لے لی تھی۔

"اب تم میرے ایک سوال کا جواب دو۔"

براق نے پوچھا۔

"کیسا سوال؟"

نینا نے فوراً سوال پر سوال کر ڈالا۔

"کیا تم میری زندگی میں شامل ہونا چاہو گی؟"

براق نے کہا تو نینا بالکل ساکت ہو گئی۔ وہ چند لمحے کے لیے سب بھول سی گئی کیونکہ وہ اس بات کی توقع نہیں کر رہی تھی، اس تاثر میں غلطی براق کی نہیں نینا کی تھی!، !وہ یہ کیسے بھول گئی کہ وہ جس سے بات کر رہی تھی وہ براق یامان تھا سب کو حیران کر دینے اور لاجواب کر دینے میں ماہر۔

"کیا تم اپنی باقی زندگی میرے ساتھ گزارنا چاہو گی؟"

چند لمحے کی خاموشی کے بعد جب نینا نے کچھ نہیں کہا تو براق نے کہا۔

"میں۔۔"

نینا کے الفاظ زبان تک نہ آسکیں۔

"ہاں یا نا؟"

براق نے فوراً اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔

"اگر میں نے انکار کیا تو؟"

نینا نے چند لمحے بعد کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

تو یہ کہ میں تمہارے انکار کو اقرار میں بدلنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ میں"
"تمہارے فیصلے کا احترام کروں گا۔

براق نے فوراً صاف گوئی سے جواب دیا۔ اس کا جواب سن کر نینا مزید لاجواب ہوئی۔

(صاف گوئی تو براق یامان کی گفتگو کا ایک اہم حصہ تھا۔)

"آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

نینا نے چند لمحے بعد پوچھا۔

"اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں عام لوگوں کی طرح تمہارے حسن کو تم سے شادی کرنے کی وجہ قرار دوں گا تو ڈیٹس ناٹ دا مین تھینگ۔"

براق نے کہا تو دوسری طرف نینا مزید حیران ہوئی۔ وہ خاموشی سے اسے سننے لگی۔

"تم سے شادی کرنے کی سب سے بڑی وجہ۔۔"

"تمہارا کردار ہے۔"

براق نے کہا۔

(اس کے الفاظ بارش کی نرم بوندوں کی طرح تھے جو حکمت اور فہم سے بھرے ہوئے تھے جس نے سلطانہ کے دل کو چھوا۔)

www.novelsclubb.com

"تم نایاب ہو۔ "

براق نے مزید کہا۔

(سلطان کے یہ الفاظ اس کی سلطانہ کے دل کی گہرائیوں میں گونجے۔)

"تم منفرد ہو اور تم بہادر بھی ہو۔ بلکہ بہت بہادر۔ ہمت والی!۔"

براق نے کہا۔

(یہ الفاظ سلطانہ کے دل پر ایک انمٹ نشان چھوڑ گئے۔)

ان سمپل ورڈز! میں اپنے لائف پارٹنر میں جس طرح کی کوالیٹیز چاہتا ہوں وہ"

"سب تم میں ہیں۔

یہ سنتے ہی نینا جیسے اپنی سوچوں کی بھول بھلیا میں، گھنی دھند میں کھوئی ہوئی روح کی طرح بھٹک گئی۔ وہ الجھن کا شکار ہو گئی۔

براق ابھی اپنی بات کہہ ہی رہا تھا کہ تب ہی نینا نے فون کاٹ دیا۔ براق کو اس کے اس ردعمل پر کوئی حیرانی نہیں ہوئی تھی بلکہ اس کا یہ ردعمل دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

وہ اسی رد عمل کی توقع کر رہا تھا کیونکہ سلطان اپنی سلطانہ کی رگ رگ سے واقف ہوتا ہے۔

اگر نینا فون نہ بند کرتی تو براق اسے یہ ضرور کہتا کہ

"اور کچھ سننا ہے؟"

لیکن خیر اس کی نوبت نہیں آئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

براق سے فون پر بات کرنے کے بعد وہ سارا دن بہت پریشان رہی۔

وہ رات کو بھی ٹھیک سے سو نہیں پا رہی تھی۔کوئی چیز اس کے دل، دماغ اور روح کو بے چین کیے ہوئے تھی۔

عریشہ ساتھ والے سنگل بیڈ پر گہری نیند سو رہی تھی۔

نینا نے اپنے سائیڈ ٹیبل کا لیمپ آن کیا اور بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب اتنا اچانک کیسے ہو سکتا ہے؟"

اس نے زیر لب بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔اس کے انداز میں حیرانگی بھی تھی۔

(نینا کو کسی بات کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔اس کا دماغ بالکل ماؤف ہو گیا تھا۔)

اس کی آنکھوں میں سے نا چاہتے ہوئے بھی آنسو بہنے لگیں۔وہ یہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ یہ آنسو کس بات کے تھے؟

پریشانی کے؟

یا پھر

محبت کے مل جانے کے؟

www.novelsclubb.com

وہ چند لمحے خاموشی سے روتی رہی۔آج وہ اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کر رہی تھی۔اس کا دل جیسے اس کے دماغ میں چلنے والے خدشات کو قبول نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔

"میں ان سے شادی نہیں کر سکتی۔ یہ تو ایک ذمہ داری کا کام ہے۔"

اس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ آنکھوں میں سے برسنے والی برسات تھمنے کی بجائے مزید بڑھ گئی۔

"اور سب سے اہم بات !۔"

"میں ان پر بھروسہ کیسے کر لوں ؟"

نینا نے بھرائے ہوئے انداز میں کہا۔

صرف چند ملاقات سے میں یہ اندازہ کیسے لگالوں کہ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں ؟"

یہ سوچتے ہوئے اس کا دل اس کے دماغ کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔ وہ چند ملاقاتیں) کوئی عام ملاقاتیں نہیں تھیں۔ ان کی ملاقات چار بار ہوئی تھی جس میں سے دو بار اللہ نے براق کو نینا کی جان بچانے کا وسیلہ بنایا۔

وہ یہ بات چاہ کر بھی نہیں جھٹلا سکتی تھی۔

وہ براق کے لیے احسان مند ہونے کے جذبات رکھتی تھی لیکن کون جانے کہ یہ

(جذبات شاید کافی دیر پہلے ہی محبت کے جذبات میں بدل چکے تھے۔

(یہ چند ملاقاتیں نینا کے لیے محبت کے جذبات کو ابھارنے کے لیے کافی تھیں۔)

"یہ سب ہو کیسے سکتا ہے؟"

وہ ابھی بھی سارے معاملے کے بارے سوچ سوچ کر حیران ہو رہی تھی۔

"یا اللہ! میری مدد فرما۔ یہ کیسی آزمائش ہے؟"

"آپ نے مجھے اس آزمائش میں کیوں ڈالا ہے؟"

"اور ہر دفعہ وہ براق ہی کیوں مجھے بچانے آجاتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس بار اس نے شکوہ کن لہجے میں کہا۔

اسے ابھی بھی یہی لگ رہا تھا کہ براق سے ہونے والی چوتھی ملاقات ایک اتفاق)

تھی۔

لیکن

کس کو معلوم

کہ

(ہر دفعہ اتفاق نہیں ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح ہوتے ہی اسے عباس احمد کی کال موصول وہوئی۔

"جی عباس صاحب؟"

نینا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

نینا! میں ترکیے سے کچھ دنوں کے لیے جارہا ہوں۔ میں اپنی واپسی کے بارے میں "

"کچھ نہیں بتا سکتا۔

عباس احمد نے اسے بتایا تو نینا چونکی۔اس کے اعصاب تنے۔

" لیکن جو ثبوت میں نے تمہیں دینے تھے وہ میں تمہیں جلد ہی دے دوں گا۔"

یہ سنتے ہی نینا کے تنے ہوئے اعصاب کچھ ڈھیلے ہوئے۔

"اب شاید میرا رابطہ تم سے کچھ عرصے تک نہ ہو سکے۔"

عباس احمد نے مزید کہا تو نینا بھی مزید چونکی اور اس کے ڈھیلے پڑے اعصاب پھر سے تنے۔

"لیکن آپ یہاں سے جا کیوں رہے ہیں؟"

نینا نے فوراً پوچھا۔

یوں سمجھ لو کہ میرے دشمنوں کو میرا ٹھکانہ معلوم ہو گیا ہے۔اس لیے اب یہاں"

"پر رکنا موت کو کھلے عام دعوت دینے کے مترادف ہے۔

اس نے کہا تو نینا کو بات کی سمجھ آ گئی۔

" ٹھیک ہے۔اللہ آپ کی مدد فرمائے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے مزید کوئی سوال پوچھے بغیر کہا۔

"آمین !۔میں فون رکھتا ہوں۔خدا حافظ۔"

عباس احمد نے کہا۔

"خدا حافظ۔"

نینا نے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

براق اپنی سیاہ رنگ کی کار ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا۔

کار ٹریفک سے خالی سڑک پر اپنی تیز رفتار سے چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

سورج کی روشنی اس کی کار کی کھڑکی سے گزرتی ہوئی اس کے چہرے پر گر رہی تھی۔

وہ سفید ڈریس شرٹ اور سیاہ جینز میں ملبوس تھا۔اپنی نیلی آنکھوں پر سیاہ سن گلاسز پہنے ہوئے اس نے اپنا فون کان سے لگایا ہوا تھا۔

اچانک اس فون کال میں ایک میسج نے خلل پیدا کیا۔

!وقت جلد ہی بدلتا ہے)

(بس یہ کوئی سمجھ نہیں سکتا۔

اس نے فون کان سے ہٹا کر ایک نظر موبائل کی سکرین کو دیکھا اور پھر سے فون کان سے لگانے ہی لگا تھا کہ اسے یقین نہ آیا۔

(انسان کی نیت اگر صاف ہو تو اس کی خواہشات ضرور پوری ہوتی ہیں۔)

اس نے فون کی سکرین پر وہ جگمگاتا ہوا میسج دوبارہ دیکھا۔

(اللہ نیک نیت رکھنے والوں کا ہمیشہ ساتھ دیتا ہے۔)

وہ میسج جس طرح سے خود چمک رہا تھا ویسے ہی براق کا دل بھی چمک رہا تھا۔

محبت کے مل جانے کی چمک۔

اس نے فون کال بند کی اور فوراً اس میسج کو کھولا۔

"میرا جواب "ہاں" ہے۔"

اس نے یہ الفاظ پڑھیں۔اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ میسج اور کسی کی طرف سے نہیں

بلکہ

سلطان کی سلطانہ کی طرف سے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کی تاریکی میں چاند کی روشنی کی چمک اس کی آنکھوں کی چمک کے آگے ماند پڑ گئی تھی۔

براق اپنے گھر میں داخل ہوا۔

(اس کا بڑھتا ہوا ہر قدم سب کو حیران کر دینے والا تھا۔)

میر آئے لونگ روم میں موجود تھی جب وہ وہاں سے گزرا۔ میر آئے اس کی جانب بڑھی۔ براق نے جیسے ہی میر آئے کو دیکھا تو وہ رک گیا اور اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

براق کی نیلی آنکھوں میں آج ایک خاص چمک تھی جس کو میر آئے نظر انداز نہ کر سکی۔

اب کون جانے کہ یہ چمک اور مسکراہٹ کے تاثرات)

(سلطان کو اس کی سلطانہ کے حصول کہ وجہ سے ملے تھے۔

"میر آئے! تیاریاں شروع کر دو۔"

براق نے صاف گوئی سے کہا۔

"کس بات کی؟"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"اس لیے کہ۔۔"

"سلطانہ کا سلطان کے محل میں آنے کا وقت آگیا ہے۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(اگلی قسط اس ماہ کی 30 تاریخ کو شائع کی جائے گی انشاءاللہ !۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com